مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلهم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔(آمین)

آپ ﷺ کی خدمت میں ایک پُر اَسرار شخص کی آمد اَور سوال و جواب
طاعون اَور دَجال مدینہ منورہ میں نہیں آسکتے۔ خود کُشی کافروں میں زیادہ مسلمانوں میں کم
اچھی بُری تقدیر پر اِیمان ضروری ہے اَور اِس کا فائدہ

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 68 سائیڈ A 1987 - 04 - 26)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جنابِ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دِن بیٹھے تھے اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ ایک صاحب آئے اُن کا حلیہ یہ تھا کپڑے تھے بہت سفید بہت صاف، بال تھے بہت زیادہ سیاہ لَایُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وہ آئے تھے تو سفر کا کوئی نشان محسوس نہیں ہوتا تھا، یہ نہیں محسوس ہوتا تھا کہ یہ مسافر ہیں کوئی گرد ہو غبار ہو ایسی بات نہیں تھی وَلَایَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ اگر سفر سے نہیں آئے تھے تو پھر جاننے والوں میں سے ہوں گے تو وہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اُن کا جاننے والا بھی نہیں تھا۔ اَور اُس زمانے میں تو سفر اِس طرح کا ہوتا تھا کہ غبار آہی جاتا تھا، گھوڑے کا کریں سفر تو بھی، اُونٹ سے کریں تو بھی اَور اگر اِس کے سوا خچر یا گدھا سفر میں اِستعمال ہوتا تھا تو بھی بہر حال گرد آجاتا تھا تو نہ تو آثارِ سفر تھے اُن پر نمایاں اَور نہ

ہی یہ کہ جب وہ یہیں سے آئے ہیں تو کوئی جاننے والا ہوتا تو جاننے والا بھی کوئی نہیں تھا۔

ایک بات تو یہ ہوئی جو نئی سی چیز تھی ہمارے لیے حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کے قریب بیٹھ گئے فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وہ اِس طرح سے بیٹھے کہ اُن کے گھٹنے رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے گھٹنوں کے قریب ہوگئے جیسے کہ گھٹنے پر گھٹنے لگالیں ٹیک لگالیں یا سیدھ میں یہ معنٰی بھی ہوسکتے ہیں، بظاہر اَسْنَدَ کے معنٰی ٹیک لگائی وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ اُنہوں نے اپنے ہاتھ رانوں پر رکھ لیے اور اِس میں بھی یہ اِحتمال ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی رانوں پر ہاتھ رکھ لیے بہت ہی قریب ہوکر بیٹھ گئے بالکل مل کر بیٹھ گئے جڑ کر بیٹھ گئے اور اُنہوں نے سوال کیے آقائے نامدار ﷺ سے۔

کہنے لگے کہ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامْ اے محمد ﷺ مجھے بتائیے ''اِسلام'' کیا ہے ؟ اِرشاد فرمایا اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْھَدَ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اِسلام تو اِس کا نام ہے کہ تم اللہ کے ایک ہونے کی گواہی دو اور یہ گواہی دو کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ نماز صحیح طرح اَدا کرو وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ زکوۃ دو وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ رمضان کے روزے رکھو وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا اور حج بھی کرو اگر تمہارے پاس زادِ راہ ہو اور سفر ممکن ہو تمہارے لیے۔

حج فرض ہوا ہے بہت بعد میں زکوۃ اُس سے پہلے فرض ہوچکی تھی روزے بھی، تو گویا کافی بعد کی بات ہے یہ، حج کی فرضیت شاید سن ۷ ھ یا ۸ ھ میں ہوئی ہے فتح مکہ کے بعد ہوئی ہے تو آٹھ میں فتح مکہ ہوا ہے تو یہ آخری دَور کی بات ہوئی۔

تو وہ جو پوچھنے والے صاحب تھے اُنہوں نے کہا صَدَقْتَ کہ آپ نے ٹھیک بات کی۔ اَب رسول اللہ ﷺ سے کوئی آدمی سوال کرے تو جواب کے بعد تو یہ کہنا چاہیے کہ سَلَّمْنَا ہم نے تسلیم کی یہ بات اٰمَنَّا ہم اِس بات پر اِیمان لاتے ہیں یہ تو نہیں کہا جائے گا کہ آپ نے صحیح بات کہی کیونکہ اِس کا مطلب تو یہ ہے کہ مجھے (پہلے ہی) پتہ تھا اِس بات کا اور اَب آپ نے بھی یہ بات کہہ دی تو بالکل

مل گئی بات دونوں کی اُور تصدیق ہوگئی۔ تو صحابہ کرامؓ کہتے ہیں فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْئَلُهٗ وَ يُصَدِّقُهٗ ہمیں یہ تعجب ہوا کہ پوچھ بھی رہے ہیں اُور پوچھنے کے بعد بجائے اِس کے کہ مناسب جواب دیں جیسے کہ سوال کا جواب ملنے پر جملہ کہا جاتا ہے اُس کے بجائے اِنہوں نے تصدیق کی، یہ معاملہ اِن حضرات کے لیے عجیب تھا۔

اُور رسول اللہ ﷺ کی بہت وسعتِ قلبی اُور نرمی تھی ورنہ صحابہ کرامؓ پاس نہیں آنے دیتے تھے کسی کو اُور اِس طرح سے بیٹھ جائے آجائے آ کے وہ وہیں چلا جائے بالکل قریب آجائے اِتنا، یہ صحابہ کرامؓ گوارہ نہیں کرتے تھے لیکن سب کچھ ایسے تھا جیسے اللہ کی طرف سے ہو رہا ہو۔

پھر اُنہوں نے دُوسرا سوال کیا يَا مُحَمَّدُ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ ایمان کے بارے میں جناب بتائیے کہ ''اِیمان'' کیا ہے ؟ پہلا سوال تھا ''اِسلام'' دُوسرا سوال ہے ''اِیمان''۔

تو اُس کا جواب اِرشاد فرمایا اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اللہ پر ملائکہ فرشتوں پر کتب اُس نے جو نازل کیں زَبور ہے اِنجیل ہے توراۃ ہے اُور صحفِ اِبراہیم ہیں علٰی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام جو بھی صحیفے اُترے اللہ کے وہ حق تھے اَب یہ کہ وہ ہیں قائم ؟ قائم تو نہیں ہیں تحریف ہوگئی اُن میں، اُترنا اُن کا حق ہے جس پر اُترے اُس کا نبی ہونا حق ہے جن پر اُترے تھے اُنہوں نے پیغام پہنچایا ہے اپنی قوم کو یہ حق ہے یہ سب ہمیں معلوم ہوا ہے جنابِ رسول اللہ ﷺ کے ذریعے تو اللہ کی بھیجی ہوئی کتابوں پر اُس کے پیغمبروں پر اُور آخری دِن پر وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ اُور تقدیر پر بھی اِیمان ہے کہ اچھی اُور بری یہ اللہ کی طرف سے ہے خدا ہی کی طرف سے ہوتا ہے مقدرات جو بھی ہوں۔ یہ ہمیں اِیمان بتایا گیا ہے کہ اِیمان رکھو بس، نظر ہمیں نہیں آرہی وہ، تقدیر ہمیں نظر تو نہیں آرہی لیکن اُس کا وجود ہے وہ ہمیں بتایا گیا ہے تو ہمارا (اِس پر) اِیمان ہے بس۔ اِس کے بعد بھی اُن صاحب نے فرمایا کہ صَدَقْتَ کہ آپ نے ٹھیک فرمایا۔

آدمی کو یہ وسوسہ آتا ہے کہ تقدیر میں جو لکھا تھا جب وہی ہوتا ہے تو اللہ کے یہاں یہی جواب دیں گے کہ تو نے مجھے ایسا ہی لکھا تھا اِس لیے یہ غلطی ہوگئی مجھ سے مگر یہ جواب نہیں چلے گا وہاں کیونکہ اِس

چیز پر اِیمان بتایا ہے آپ نے جو نظر آپ کو نہیں آ رہی یہ جواب تو وہ دے سکتا ہے جس نے دیکھ لیا ہو لکھا ہوا کہ اللہ نے یہ فیصلہ کیا ہے ....تو تقدیر پر اِیمان بتایا ہے بس۔ جیسے فرشتوں پر اِیمان جیسے اُن اَنبیائے کرام پر اِیمان سب ہی اَنبیائے کرام ہم سے تو پوشیدہ ہیں اَور سب ہی پر ہمارا اِیمان ہے۔

تقدیر پر اِیمان کا دُنیا میں ایک فائدہ :

اِسی طرح تقدیر پر بھی اِیمان ہے اَور اِس سے فائدہ پہنچانا مقصود ہے آپ کو، گناہوں کی حجت نہیں بنانی کہ گناہ کرے آدمی اَور اُسے دلیل بنالے کہ لکھا یہی تھا، ایسے نہیں کرسکتا اَور ایک یہ ہے کہ ایک آدمی کو بہت تکلیف پہنچی کوئی حادثہ ہوگیا ہے پریشانی آگئی ہے تو (تقدیر پر اِیمان کی وجہ سے) خدا پر نظر رکھے تو اِس سے اُس کا غم ہلکا ہوگا تو مسلمان اَور غیر مسلم میں یہی فرق ہے۔

مسلم اَور غیر مسلم میں خودکُشی کا تناسب، سبق آموز واقعہ :

مسلمانوں میں بہت کم ملیں گے جو خودکُشی کریں اَور غیر مسلموں میں بہت ملیں گے جو خودکُشی کریں۔ میں نے ایک قصہ سنا تھا اَبھی کچھ عرصہ ہوا ایک مالدار آدمی تھا بہت متمول وہ اِس سوچ میں پڑگیا کہ میں اِسی لیے پیدا ہوا ہوں کہ میں کماؤں اَور جمع کروں ؟ بیکار ہے یہ زندگی کماؤں.........جمع کروں...........پھر مر جاؤں ! تو اُس نے اِسی بات پر خودکُشی کی کہ سمجھ میں نہیں آتا تھا اُس کے آگے (کہ بالآخر اَنجام کیا ہوگا)۔ تو چونکہ وہ عالم نظروں سے غائب ہے اَور وہاں جانا یقینی ہے سب کو اَور وہاں جو ہونا ہے وہ پتہ نہیں ہے کہ کیا ہے تو اَنبیائے کرام کے ذریعے وہ بتلا دیا گیا اَور اَنبیائے کرام نے بتلایا اِس طرح پر سمجھا سمجھا کے اَور دلیلیں دے کے اَور ایسی مثالیں بھی بتادیں کہ دیکھو یہ اِس طرح ہوگا یہ اِس طرح ہوا ہے اَور وہ ہوتا چلا گیا اُسی طرح یعنی جو باتیں اُنہوں نے دُنیا کے بارے میں بتائیں وہ صادق آتی چلی گئیں پھر آپ ﷺ نے اِن باتوں کے ساتھ ایسی بات جوڑ دی جو اَبھی واقع نہیں ہوئی بلکہ آئندہ ہونے والی ہے یا آخرت میں ہوگی۔

حدیث میں آتا ہے حضرت عدی ابن حاتم رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی خدمت میں آکر ایک آدمی نے بیروزگاری کا شکوہ کیا فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَاقَةَ گویا فقر کی شکایت کی جس کی وجہ سے وہ تنگ آئے ہوئے تھے۔ دُوسرے نے آکر ڈاکوؤں کی (راہ زنی کی) شکایت کی کہ ڈاکو ہم کو سفر میں لوٹ لیتے ہیں تو آقائے نامدار ﷺ نے حضرت عدی اِبن حاتم طائی کو مخاطب کر کے فرمایا هَلْ رَأَيْتَ الْحِيْرَةَ تم نے حِیْرَۃَ [1] دیکھا ہے تو ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اِتنے دُور دَراز فاصلے سے ایک عورت تنِ تنہا سفر کرے گی (اَور آکر بیت اللہ کا طواف کرے گی) لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ اَوِ الذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خدا کے سوا کسی کا خوف اُسے نہیں ہوگا۔ ہاں یہ اَلگ بات ہے کہ بھیڑیا یا کوئی جانور نقصان پہنچا دے اُس کی بکریوں کو سامان کو اُس کے مال کو باقی کوئی خدشہ نہیں، یہ ایک کا جواب ہوا جس نے شکایت کی تھی کہ راستے میں ایسے ڈاکو ہیں محفوظ نہیں ہیں راستے۔

دُوسرے صحابی نے شکایت یہ عرض کی تھی کہ محتاجگی پریشانی فقر حد کو پہنچا ہوا ہے تو اِرشاد فرمایا کہ دیکھو یہ جو کِسریٰ ہے اَور یہ جو قیصر ہے لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وہ دَور آنے والا ہے کہ اِن کے خزانے یہ جو دوسُپر پاورز ہیں قیصر اَور کِسریٰ یہی تھیں بڑی سب سے سلطنت دُنیا میں جیسے آج رُوس اَور اَمریکا کا حال ہے اَور یہ تماشے کھیلتے رہتے تھے جیسے یہ کھیلتے رہتے ہیں کسی کی اِمداد کر دی کسی کو بڑھا دیا کسی کو گھٹا دیا تو اِن کے خزانے جو ہیں وہ تمہارے ہاتھ آئیں گے اَور وہ تم اپنے ہاتھوں سے خرچ کرو گے۔

اَب یہ باتیں وہ ہیں کہ جو رسول اللہ ﷺ نے آئندہ کے لیے اِرشاد فرمائیں اَور اُس وقت اِرشاد فرمائیں جس وقت حالت یہ تھی اِس کے ساتھ دُوسری چیز کا بھی جوڑ مِلا دیا کہ قیامت کے دِن اللہ تعالیٰ کو اِس طرح سے دیکھو گے کہ جیسے چاند کو دیکھتے ہیں لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهٖ [2] اُس کو دیکھنے کے لیے

---

[1] دریائے فرات کے مغربی کنارے پر کوفہ اَور نجف کے درمیان لَخمی بادشاہوں کا دارُالحکومت تھا ساسانیوں کے صدر مقامات میں سے پہلا صدر مقام جو ربیع الاوّل ۱۲ھ میں مسلمانوں نے فتح کیا۔ (محمود میاں غفرلہٗ)

[2] بخاری شریف کتاب التوحید رقم الحدیث ۷۴۳۶

ایک دُوسرے سے مِلنا نہیں پڑتا جب کوئی چیز چھوٹی ہو تو آدمی ایک دُوسرے میں مِل جاتے ہیں اُس کو دیکھنے کے لیے، چاند کو دیکھنے لیے کوئی آدمی دُوسرے کے قریب نہیں جاتا اپنی جگہ سے دیکھ لیتے ہیں اِسی طرح سے ہوگا اور جنت کا ذکر فرمایا جہنم کا بھی ذکر فرمایا کہ اِنسان اُٹھے گا تو سامنے دیکھے گا تو جہنم دائیں دیکھے گا تو جہنم، بائیں دیکھے گا تو جہنم، فرمایا اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ [1] تو آگ سے بچنے کے لیے صدقات دیتے رہو چاہے کھجور کا پورا دانہ بھی میسر نہ ہو ٹکڑا ہی میسر ہو کھجور کے دانے کا تو وہ دے دو جیسے کسی سے کہا جائے کہ ٹیڈی پیسہ دے سکتے ہو تو ٹیڈی پیسہ دے دو، آج کے دَور میں یہ حیثیت ہے اِس کی کہیں گر جائے تو مڑ کر بھی نہیں دیکھتا آدمی کہ کیا گرا ہے تو ایسے تم دے کر بچو۔ آئندہ کے لیے فرمایا یہ (تکلیف) تھوڑے عرصے کی ہے دَور بدلنے والا ہے۔

تو اَب حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے یہ چیز بھی دیکھ لی اَور میں اُن لوگوں میں ہوں کہ جنہوں نے کسرٰی کے خزانے واقعی جمع کیے [2] مالِ غنیمت کے طور پر اَور خدا کی راہ میں خرچ کیے، یہ بھی اِرشاد تھا کہ خدا کی راہ میں خرچ کرو گے تو اِس خوش نصیبی کی بھی خبر دو تو یہ صحابۂ کرام ؓ کی ایک طرح سے تعریف بھی ہوگئی اَور وہ واقعی ایسے ہی حضرات تھے۔

اَور جب یہ علاقہ فتح ہو رہا تھا تو اُس میں ایک جگہ ایسے ہوا کہ جیسے سر ہوتا ہے کسی بڑے جانور کا گھوڑے وغیرہ کا وہ سونے کا تھا بنا ہوا، وہ ایک صاحب آئے اَور وہ لا کر سردار کو دے کر چلے گئے۔ اُنہیں وہ ڈھونڈتے رہے کہ کون تھے یہی نہیں پتہ چلا گویا جو مال حاصل ہوا اُس میں ذرّہ برابر خیانت اُنہوں نے نہیں کی اُن کے سامنے آخرت تھی اللہ تعالیٰ کی ذات پاک تھی اَور دُنیا کی زندگی اَور نعمتیں یہ دولتیں اُن کی نظروں میں حقیر تھیں اَور اپنے اِیمان کو بچانا وہ فرض سمجھتے تھے اَور اِن کی وجہ سے اِیمان کو کمزور کرنا یہ ہرگز اُنہیں پسند نہیں تھا تو اُن صاحب کی باقاعدہ پوچھ گچھ ہوتی رہی کہ کون تھے جو دے گئے اُس نے آکر یہ بھی نہیں کہا کہ یہ مجھے مِلا ہے اَور میں فلاں جگہ سے لایا ہوں تو میرا حق کچھ بنتا ہے یہ بھی نہیں کہا تو جو مال آیا ہے اِس طرح سے پھر اُنہوں نے خرچ بھی کیا ہے اَور اِس طرح سے لانے والوں

---

[1] بخاری شریف کتاب المناقب رقم الحدیث ۳۵۹۵ . [2] ایضاً

نے جو خرچ کیا ہوگا وہ کتنے اِخلاص سے خرچ کیا ہوگا اُور اِتنا جب مال ہاتھ لگا تو غربت کہاں رہی فقر کہاں رہا۔

تو آقائے نامدار ﷺ نے آخرت کی باتوں کا جوڑ اِن باتوں سے لگا دیا کہ جو صحابہ کرامؓ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اَمن کا یہی حال ہے اُور حضرت عدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارا قبیلہ تو لٹیرا تھا اُور جب رسول اللہ ﷺ یہ اِرشاد فرما رہے تھے تو میں اپنے دِل میں یہ سوچ رہا تھا اَیْنَ دُعَّارُ طَيٍّ الَّذِیْنَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ [1] یہ جو لٹیرے ہیں طیّ کے یہ کہاں چلے جائیں گے جنہوں نے شہروں میں آگ لگا رکھی ہے (مگر بعد میں) وہ سب بدل کر دیانتدار، دیندار، اِیماندار آخرت کو ترجیح دینے والے لوگ ہوں گے۔

تو آقائے نامدار ﷺ نے جو چیزیں ایسی بتلائیں ہیں کہ جو ہمیں نظر نہیں آتیں وہ اِس طرح بتائیں ہیں کہ اُس حدیث میں وہ چیزیں بھی جمع کر دیں کہ جو ہمیں نظر آئیں آگے کو تو پھر ہم (خود بخود) سمجھیں گے کہ آدھی بات پوری ہوئی ہے تو اَگلی بات بھی ضرور پوری ہوگی اِیمان والوں کو اِیمان کی قوت حاصل کرنے میں بڑی مدد ملے گی اِس چیز سے، یہی طریقہ رہا ہے رسول کریم علیہ السلام کا۔

دَجال کے بارے میں جس حدیث میں آتا ہے ظہور ہوگا اِس طرح ہوگا اِس طرح ہوگا اُور یہ کہ وہ مدینہ میں نہیں آسکے گا وہیں یہ بھی آتا ہے کہ (مدینہ منورہ میں) طاعون نہیں ہوگا اَب ایک چیز تو ہے دَجال (کوئی کہہ سکتا ہے کہ) وہ جب آئے گا تو دیکھا جائے گا چودہ سو سال تو گزر گئے اَب تک تو وہ آیا نہیں لیکن دُوسری چیز تو دیکھی جاسکتی ہے کہ واقعی طاعون نہیں ہوا وہاں مدینہ منورہ میں یہ اِتنا عرصہ گزر گیا مگر وہاں طاعون کا کوئی کیس نہیں اَب ڈاکٹری طور پر تجزیہ اِس کا کیا جائے وجہ کیا ہے کیا چیز ہے جبکہ بظاہر بالکل سادی سی زمین ہے کوئی فرق نہیں ہے وہاں کی زمین میں اُور کہیں اُور کی زمین میں لیکن اللہ کا فیصلہ یہ ہے۔

تو سرورِ کائنات علیہ الصلوۃ والسلام نے وہ باتیں بتائی ہیں جو نظروں میں نہیں ہیں ہماری بلکہ

---

[1] بخاری شریف کتاب المناقب رقم الحدیث ۳۵۹۵

دُنیا میں وجود میں آنے والی ہیں یا عالمِ آخرت میں وجود میں آنے والی ہیں یا اللہ کے یہاں اُن کا وجود ہے اَور ہمیں نظر نہیں آرہا وہ سب باتیں آپ نے بتلائیں اُن میں سے ایک تقدیر بھی ہے۔ اَب ایک آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے بے حد، برداشت سے باہر ہوجاتی ہے لیکن اگر وہ سمجھے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تو اُس کا حال بالکل اَور ہوگا اَور اگر اِیمان نہ ہو تو بے تابی کا حال بالکل اَور ہوگا۔ اَور اگر مسلمان یہ دیکھ لے کہ میرے فلاں عزیز کی موت اِیمان پر ہوئی ہے تو اُس کا صدمہ ہی آدھا ہوجاتا ہے یہ اُس کے اِیمان کی بات ہے تو اِنسان کی یہ جو روزمرہ کی زندگی ہے معاش ہے اِس پر کتنا فرق پڑا ایک مسلمان کا حوصلہ بالکل اَور ہوتا ہے اَور غیر مسلم کا حوصلہ بالکل اَور۔

پھر اُن صاحب نے سوال کیا فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِحْسَانْ اِحسان کیا ہے؟ پہلا اُنہوں نے سوال کیا اِسلام کا پھر سوال کیا اِیمان کا پھر تیسرا سوال کرتے ہیں اِحسان کا۔ اَور اِحسان کا اِس سے پہلے کوئی ذکر نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہیں اِرشاد فرمایا ہو ہاں وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ اِس طرح کے کلمات قرآنِ پاک میں موجود ہیں۔

پھر اِحسان کے جواب میں آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ خدا کی عبادت اِس طرح کرو کہ گویا تم (اُس کو) دیکھ رہے ہو فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ اگر یہ مشکل ہے خیال کرنا خیال جمانا تو فَاِنَّہٗ یَرَاکَ [1] تو یہ تو خیال کرو ہی کہ اللہ دیکھ رہا ہے، قرآنِ پاک میں ہے اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی. کیا (اِنسان) نہیں جانتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔

تو اِیمان ، اِسلام، اِحسان یہ وہ چیزیں ہیں جو جاننی چاہئیں تو ''اِحسان'' جو ہے اِسی کو ''سلوک'' کہتے ہیں اِسی کو ''تصوف'' کہتے ہیں اِسلام میں صوفیاء کے یہاں جو باطنی تعلیم دی جاتی ہے اُس کا یہ منتہیٰ ہے۔ اِس کے بعد اَور بھی اُن کے سوالات ہیں قیامت کے بارے میں اَور چیزوں کے بارے میں اِنشاء اللہ آئندہ درس میں بیان کریں گے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں آپ کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین، اِختتامی دُعاء........

---

[1] مشکوۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۲